Urdu (اردو)

آٹھواں حکم، دل سے دینا یعنی زکات دینا۔

آٹھواں حکم، دل سے دینا یعنی زکات دینا۔

خداوند عیسیٰ المسیح کے ہر پیروکار کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے کام کے لیے مالی طور پر امداد کرے۔ جب خدا ہمیں فراخدلی سے دیتا ہے تو، اس لیے ہمیں بھی اُس کے کاموں کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ آج ہم آٹھ حکموں میں سے آخری حکم سیکھیں گے —— دل سے دینا۔ یہ حکم انجیل شریف کے مرقس 12:41–44 سے لیا گیا ہے۔

آج کے سبق شروع کرنے سے پہلے، میں بنی اسرائیل کی تہذیب کے بارے میں تھوڑی بات بتانا چاہتا ہوں۔ تورات شریف میں خدا نے اپنے لوگوں کو یروشلم میں بیت المقدس بنانے کا حکم دیا، جہاں وہ عبادت کے لیے آیا کرتے تھے۔ عبادت کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ بیت المقدس کے کام کے لیے مالی امداد دی جائے۔ اس سبق میں، خداوند عیسیٰ المسیح بیت المقدس کے اُس حصے میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں یہ امداد و زکات دیے جاتے تھے۔

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔
42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیے۔
43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ''میں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔
44 کیونکہ ان سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیے ہیں۔''

چونکہ یہ واقعہ بہت مختصر ہے، اس لیے میں اسے ایک بار پھر سے پڑھ لیتا ہوں، تاکہ ہم اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور یاد رکھ سکیں۔

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔
42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیے۔
43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ''میں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔
44 کیونکہ ان سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیے ہیں۔''

آج کے سبق میں ہم ایک غریب عورت کے بارے میں پڑھتے ہیں، جس نے خزانے میں بہت تھوڑی سی رقم ڈالی۔ اس کے باوجود، خداوند عیسیٰ المسیح اُس کی اس زکات سے امیروں کی زکات کے مقابلے زیادہ خوش ہوئے۔ خداوند عیسیٰ المسیح کے لیے دینے کی نیت، دی گئی رقم سے زیادہ اہم تھی۔ خداوند عیسیٰ المسیح نے فرمایا، ''اس غریب بیوہ نے سب لوگوں سے زیادہ خزانے میں ڈالا ہے۔'' اس کا کیا مطلب تھا؟ ظاہر ہے کہ امیر لوگوں نے اُس بیوہ سے زیادہ پیسہ ڈالا تھا۔ لیکن اُس بیوہ نے جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب دے دیا۔ خدا کو ہمارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم قربانی کے ساتھ دیں اور اُس پر بھروسا رکھیں کہ وہ ہماری ضرورتیں پوری کرے گا۔ خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس عورت کے دل کو دیکھا اور اپنے شاگردوں کو بلا کر اُس کی قربانی کی طرف اشارہ کر کے اُسے عزت دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحریروں میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدا کی قوم اپنی آمدنی کا دسواں حصہ، یعنی عشر (10%)، خدا کو دے۔ اس سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ امیر لوگ بہت سا پیسہ ڈال رہے تھے، کیونکہ اُن کے پاس بہت پیسہ تھا۔ یہ امیر لوگ اپنا فرضی عشر دے رہے تھے۔ لیکن یہ قربانی کے ساتھ دی گئی زکات نہیں تھی۔ حالانکہ وہ بہت دے رہے تھے، مگر اُن کے لیے یہ آسان تھا، کیونکہ انہیں اُس پیسے کی ضرورت نہیں تھی۔

www.taleemulkalam.org

اس کے برعکس، غریب بیوہ نے قربانی کے ساتھ دیا۔اُس کے پاس بہت کم تھا، پھر بھی اُس نے جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب خدا کو دے دیا۔ یہ قربانی والی زکات تھی، کیونکہ اُسے زندگی گزارنے کے لیے اُس پیسے کی ضرورت تھی۔ اس غریب عورت نے خدا پر پورا بھروسا کیا اور جو کچھ اُس کے پاس تھا، اُسے اُس کے سپرد کر دیا۔

کبھی کبھی میں سنتا ہوں کہ صرف امیروں کو ہی خدا کے کام کے لیے دینا چاہیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دینار قم سے زیادہ دینے والے کے دل سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم خدا کے کام کے لیے مالی طور پر دیتے ہیں، تو ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ ہم اپنے پیسوں کے معاملے میں خدا پر بھروسا کرتے ہیں کہ وہ آگے بھی ہماری ضرورتیں پوری کرتا رہے گا۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے کام کے لیے فراخدلی سے دینا شروع کریں اور اس بات کی امید رکھیں کہ خدا آپ کی ضرورتیں پوری کرے گا۔ دینے کی سب سے مناسب جگہ آپ کی جماعت ہے۔ پھر آپ کی جماعت کو مل کر دعا کرنی چاہیے اور خدا سے پوچھنا چاہیے کہ وہ ان پیسوں کو کس طرح استعمال کرنا چاہتا ہے، جو وہ مہیا کر رہا ہے۔

اس واقعے کو پڑھ کر، ہمیں حرص یعنی لالچ کے گناہ کی یاد آتی ہے، حالانکہ خداوند عیسیٰ المسیح نے امیروں پر براہِ راست اس کا الزام نہیں لگایا۔ آج کے معاشرے میں لالچ ایک عام گناہ ہے۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ کوئی بھی اپنے پاس جو ہے، اُس سے مطمئن یعنی خوش نہیں ہے۔ امیر اور زیادہ امیر بننا چاہتے ہیں، اور غریب پیسے کو حاصل کرنا ہی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بنا لیتے ہیں۔ لیکن خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں خبردار کیا کہ ہم دو ناؤں پر سوار نہیں ہو سکتے۔ ہم ایک ساتھ پیسہ اور خدا دونوں کی عبادت نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنی ضرورتوں کے لیے محنت کرنی چاہیے اور اپنے خاندان کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن لالچ سے بچنا ضروری ہے۔ لالچ تب پیدا ہوتا ہے جب ہم خدا سے زیادہ، پیسے کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اگر آپ کے دل میں لالچ ہے، تو اس واقعے میں، غریب بیوہ کی مثال پر چلیے! آج اپنے دل کا جائزہ لیجیے۔

خداوند عیسیٰ المسیح نے یہ نہیں کہا کہ امیروں نے صرف اپنا عشر دے کر گناہ کیا۔ لیکن انہوں نے غریب بیوہ کو ہمارے لیے ایک نمونہ بنا کر پیش کیا۔ حالانکہ وہ غریب تھی اور شاید اُس کا خیال رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا، پھر بھی اس عورت نے خدا پر بھروسا کیا اور جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب اُسے دے دیا۔ اُس کے ایمان اور قربانی کے ساتھ دی گئی زکات کی وجہ سے، خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس کی تعریف کی۔

خداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکار ہونے کے ناتے، ہمیں فراخدلی سے دینا چاہیے۔ براہِ مہربانی اسے اپنی عادت بنا لیں کہ آپ اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ سخاوت یعنی کھلے دل سے پیش آئیں۔ آپ کی جماعت کو بھی زکات جمع کرنی چاہیے۔ پھر آپ کی جماعت کو مل کر دعا کرنی چاہیے کہ خدا کی رہنمائی میں ان پیسوں کا سب سے بہتر استعمال کیسے کیا جائے۔ عام طور پر، یہ پیسے خدا کی بادشاہت کو آگے بڑھانے یا غریبوں کی مدد کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اپنی جماعت کے لیے دل کھول کر زکات دیجیے۔

www.taleemulkalam.org

ہم سے جڑنے کے لیے نیچے دیے گئے آئیکونز پر کلک کریں۔